80

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۲۸ ہجرت ۱۳۵۰ ہش ، ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۶ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:
"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔"
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۷ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کو چند دنوں سے پھر سر میں چکروں اور ذہول کی تکلیف ہوگئی ہے۔ وہ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام سے کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (مختار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ)

عزیزم مکرم کیپٹن مجیب فقیر اللہ صاحب ابن ایم فقیر اللہ صاحب مرحوم ۱۹۷/N سمن آباد لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ آمنہ صاحبہ بنت محترم شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم سینئر رلیسرچ آفیسر (ارگیشن) چھ ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے بتاریخ ۲۰ مئی بروز جمعرات سمن آباد میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث کرے۔ آمین۔
(محمد شفیع اشرف۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور)

---

۲۳ مئی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کا پوتا اور حضرت حکیم یوسف علی خان صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا میں کامیاب وجود بنائے آمین۔
(ہومیو ڈاکٹر مبارک احمد بقاپوری کراچی)

سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸ ہجرت (مئی) کو بوقت پونے چھ بجے شام ایوانِ محمود میں ہوگا۔

ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بہتر اور جامع دُعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور گناہوں سے نجات ملے

گناہوں سے دل سخت ہو جاتا ہے اور انسان دُنیا کا ہی کیڑا بن جاتا ہے

"سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور انسان دُنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔"

"یہ قاعدہ یاد رکھو کہ انسان جب دُعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دُعا قبول ہو جاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں۔ اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنیکے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دُور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دُعا قبول نہیں ہوتی جو نری دُنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دُعائیں کرے اور وہ سب سے بڑھ کر دعا اھدنا الصراط المستقیم ہے۔ جب یہ دعا کرتا رہے گا تو وہ منعم علیہم کی جماعت میں داخل ہو گا۔"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۶-۳۸۵)

"نُصرت تبشیر سکیم" کے تحت

گھانا میں پانچ مزید نئی جماعتوں کا قیام

دو سو مزید بالغ افراد بیعت کر کے سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ

ماہ شہادت ۱۳۵۰ ہش (مئی ۱۹۷۱ء) کے اوائل میں گھانا مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے بذریعہ تار یہ خوشکن اطلاع بھجوائی تھی کہ گھانا میں "نصرت تبشیر سکیم" کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے اور یہ کہ یہ دس نئی جماعتیں ایک ہزار پچاس بالغ افراد پر مشتمل ہیں۔ (حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۹ اپریل ۱۹۷۱ء)

اب مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے یہ نئی اور تازہ خوشکن اطلاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ کیبل گرام ارسال کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گھانا میں "نصرت تبشیر سکیم" کے ماتحت پانچ مزید نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے یہ جماعتیں دو صد بالغ افراد پر مشتمل ہیں۔ ان سب نئے بیعت کنندگان کے افراد خاندان ان کے علاوہ ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ انہوں نے مزید اطلاع دی ہے کہ "نصرت تبشیر سکیم" کے ماتحت کام مسلسل جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ ؍ ہجرت ۱۳۵۰

دعاؤں کی تحریک اور ہمارا فرض

جیسا کہ احباب کو "الفضل" کے ذریعہ اس امر کی اطلاع مل چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ ؍ ہجرت کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں احباب سے خطاب فرماتے ہوئے تین امور کے متعلق خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ وہ تین امور یہ ہیں:۔

۱۔ ہمارے عزیز ملک پاکستان کو اس وقت ملک دشمن عناصر کے ناکام منصوبوں کے باقی ماندہ اثرات کے طور پر جن مشکلات اور اقتصادی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں دُور فرمائے۔ اور اسے ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی حفاظت فرمائے جو لوگ دُنیا کے کسی بھی حصہ میں اور کسی بھی رنگ میں اس کی مخالفت کرتے اور ہماری غلبہ اسلام کی جدوجہد میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بُرے اثرات سے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

۳۔ دوست میری (یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی) صحت کے متعلق بھی خصوصیت سے دعائیں کریں کہ میری اس بیماری اور تکلیف کے جو چند اثرات باقی رہ گئے ہیں وہ بھی جلد دُور ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے

اللہ تعالیٰ کا مامور یا اس کا خلیفہ (کہ اُسے بھی اللہ تعالیٰ اپنے تصرفِ خاص کے ماتحت خود قائم فرماتا ہے) جب کسی خاص موقع پر کسی خاص امر یا امور کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتا ہے تو وہ از خود ایسا نہیں کرتا بلکہ خدائے القادر اور اس کے منشاء اور اذن کے ماتحت ایسا کرتا ہے اور اس اذن اور منشائے الٰہی کی غرض یہ ہوتی ہے کہ امام وقت کی مقبول دعاؤں میں پوری جماعت شریک ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنے اور ایک تابندہ نشان کے رنگ میں قبولیتِ دعا کا حظ اٹھا کر اپنے ایمان کو ایک نئی پختگی سے ہمکنار کرے اور خدائی وعدوں پر اس کا یقین پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جائے۔ جب پوری جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتی اور دعائیں مانگتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر معمولی طور پر جوش میں آتی اور اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے ہر آن پورا ہونے والے وعدہ کو ایک دفعہ پھر امتیازی شان کے ساتھ غیر معمولی رنگ میں پورا کر دکھاتی ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ میں ایسے ہی ایک موقع پر پوری جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"دعا ایک کارگر وسیلہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جماعت کے سب افراد میں ایک آگ سی لگ جائے، ہر احمدی اپنے گھر پر دُعا کر رہا ہو، پھر دیکھیے کہ خدا تعالیٰ کا فضل کس طرح نازل ہوتا ہے" (الفضل ۲۰ ؍ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر خود ہی اپنے فضل سے انہیں قبول فرما کر ساری جماعت کو اپنے غیر معمولی فضلوں اور برکتوں سے نوازا۔ ہم میں سے ہر فرد نے خدائی افضال کو بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا اور ہم بفضل اللہ تعالیٰ ان فضلوں کے مورد بنے۔

آج پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نافلہ موعود اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناصر دین فرزند موعود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے ساری جماعت کو علی الترتیب تین نہایت اہم امور کے متعلق دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آج پھر جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں، بوڑھوں اور نوجوانوں نیز بچوں اور بچیوں کو اس یقین پر اور زیادہ مضبوطی اور پختگی سے قائم ہو کر دعا "ایک کارگر وسیلہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے" دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے اور پورے درد و الحاح کے ساتھ خود حضور ایدہ اللہ ہی کی زیر ہدایت اُسی ترتیب سے یہ دعائیں مانگنی چاہئیں جس ترتیب سے حضور نے انہیں بیان فرمایا ہے۔ ہم سب کے اندر ایک آگ سی لگ جانی چاہیئے کہ ہم نے درد و الحاح کے ساتھ اپنی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو اپنے قادر و توانا اور قدیر و مقتدر ارحم الراحمین خدا کے حضور میں پیش کر کے اُس کی رحمت کو جوش میں لانا ہے۔ جب ہر احمدی اپنے گھر پر اِس حال میں دعا کر رہا ہوگا کہ اُس کی رُوح آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلے تو ہمارے حیّ و قیوم اور صادق الوعد خدا کی رحمت اس طرح جوش میں آئے گی اور اُس کے فضل اِس رنگ میں بارش کی طرح نازل ہوں گے کہ ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر ہمیں اپنی تینوں مرادیں مل جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا تازہ منظوم کلام

اور ایک بیش قیمت نوٹ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنی ناسازیٔ طبع کے باوجود ازراہ شفقت اپنا تازہ منظوم کلام اور اس سے متعلق ایک بیش قیمت نوٹ الفضل میں اشاعت کی غرض سے عطا فرمایا ہے جو ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز سے دراز تر عمر عطا فرمائے اور آپ کا نہایت بابرکت اور مقدس سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ (ادارہ)

ایک تحریک پر بھائیوں کی یاد میں

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔)

جو مجھے چاہتے تھے چاہ کو پہچانتے تھے!
ان کی فرقت میں وہ تحریر کہاں سے لاؤں؟

کاغذی عکس بھی ہیں دل پہ مِرے نقش بھی ہیں
بولتی ہنستی وہ تصویر کہاں سے لاؤں؟

وہ کہاں پیار وہ آپس میں دلوں کی باتیں
آہ اُس خواب کی تعبیر کہاں سے لاؤں؟

دلِ پژمردہ میں باقی نہ رہی زندہ دلی
اب میں وہ شوخیٔ تحریر کہاں سے لاؤں؟

ایک بہت پیاری پُرانی دوست جو قریبی عزیزہ، میرے میاں مرحوم کی بھتیجی ہیں ان کے خط کے جواب میں ایک مصرعہ آخری لکھا تھا پھر چار شعر ہو گئے۔ انہوں نے لکھا تھا عرصہ سے آپ کے خطوط میں وہ بات نہیں رہی نہ وہ مزاح کا رنگ نہ چہک نہ شوخی نہ وہ مزے کی باتیں۔ کیا ہوا کیا بات ہے؟! ان کی تحریر نے دہرے تبدیلی کی یاد دلا دی اور اُس وقت بھائیوں کی یاد خصوصاً سب سے زیادہ محبت کرنے والے بہت خیال رکھنے والے حضرت بڑے بھائی صاحبؓ (حضرت مصلح موعود) کی یاد آگئی۔ ان کا ہر بات دل کی کرنا پرانی باتیں سننا اور سُنانا یاد آگیا۔ گو تینوں بھائیوں کی ہی یہی کیفیت تھی۔ بہت محبت کی بہت قدر کی بہت ہمدردی پیار سب سے ہی پایا سب کی یاد نے افسردہ کر دیا خصوصاً اس خاص وجود کا خاص پیار بچپن سے اب تک۔ ان کا گود میں اُٹھانا بھی یاد آتا ہے آج تک۔ باہر لاہور وغیرہ گاہے میرے بچپن میں بھی جاتے تو کبھی کھلونے کبھی اچھے اچھے کپڑے جن میں سے پیاری پیاری چیزیں نکلتی تھیلی لاتے۔ ہر شکایت ہر بات میں ان کے پاس یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کرتی تھی۔ گویا یہ بھی باپ اور بھائی کی محبت کا مجموعہ تھے۔ اور بڑی ہوئی تو خاص دوست کی بھی صورت شامل ہوئی۔ خدا تعالیٰ میرے بھائیوں کے درجات بلند سے بلند فرمائے ان کی اولادیں سلامت رہیں نیک رہیں سچے دل سے خادم دین رہیں اور ایسی ہی نسلیں چلیں۔ اور ہمیشہ میری دعا رہتی ہے کہ ہم سب کی اولادیں در اولادیں اور نسلیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل کی روحانی اور جسمانی اولاد ہیں اسی نام سے منسوب حقیقی رنگ میں ہونے اور روحانی و جسمانی اولاد کہلانے کے ہمیشہ قابل رہیں۔ میرے مولا تیرا دامن رحمت کبھی ہمارے ہاتھوں سے نہ چھوٹے اور ہم کو بھی اور ہماری سب اولادوں کو ہماری نسلوں کو تا قیامت اپنے سچے عاشق رسولِ کریمؐ کے عاشق حضرت مسیح موعودؑ کے فدائی بنائے رکھنا ہم جسمانی اور روحانی اولاد کہلانے کے حقیقی معنوں میں قابل رہیں۔ تیرے در سے کبھی نہ دھتکارے جائیں۔ یہی دعا آپ کی سب روحانی نسلوں کے لئے بھی ہے۔ میرے قریب و مجیب نعم المحبیب ہم تیرے ہی ہو جائیں اور تو ہمارا ہو جائے۔ تیری رضا تیری لازوال محبت کی دولت کا خزانہ نصیب ہو۔ آمین۔

والسلام
مبارکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت مذہب اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعتہائے احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فجی)

نوٹ: ۲ مارچ ۱۹۷۱ء کو ریڈیو فجی کی فرمائش پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعتہائے احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فجی نے ریڈیو پر جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

آجکل کے بعض پڑھے لکھے مں پسند جوان مذہب کی بات زیر بحث آتے ہی اکثر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں تو مذہب سے نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہمارے پاس مذہبی باتیں سننے کے لئے وقت ہے کیونکہ مذہب کی باتیں سننا سنانا اور ان پر عمل کرنا آجکل کی مشغول دنیا میں بڑا مشکل امر اور محض بے فائدہ وقت گنوانے کے مترادف ہے حالانکہ ادنیٰ سے غور و فکر اور عقل سے کام لینے سے ہر انسان یہ محسوس کر سکتا ہے کہ مذہبی امور اور خدا اور اس کے رسولوں کی تعلیم سے لاپرواہی غفلت اور بے اعتنائی اختیار کرنی ایک بڑی ہی نقصان دہ غلطی اور نادانی ہے۔ کیونکہ مذہب کے اصول اور اس کی تعلیم انسانی روح کے لئے غذا کا حکم رکھتی ہے۔ خدا کے ایک مقدس نبی نے فرمایا ہے "MAN DOES NOT LIVE WITH BREAD ALONE" کہ انسان صرف روٹی سے ہی زندہ نہیں رہتا بلکہ انسان کی روح کو ایک اعلیٰ درجے کی روحانی غذا اور خوراک کی ضرورت ہے جس کے بغیر انسانی روح نہ صرف ترقی اور نشوونما نہیں پا سکتی بلکہ تنزل کی طرف رجوع کرتی کرتی آخرکار مردہ ہو جاتی ہے۔ ایک یورپین فلاسفر بھی لکھتا ہے:۔ A MAN WITHOUT RELIGION IS LIK A HORSE WITHOUT BRIDLE یعنی مذہب اور دھرم کے بغیر تو انسان ایک آزاد بے لگام اور سرکش جنگلی گھوڑے کی طرح ہے جو کہ بغیر کسی غرض و مقصد کے بے تحاشا اور بے فائدہ طور پر پُرخطر جنگلوں صحراؤں میدانوں اور وادیوں میں ادھر ادھر گھوم پھر کر اپنی زندگی گذارتا اور آخرکار کسی وحشی جانور یا کسی شکاری کی بندوق کا نشانہ بن کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس جو انسان بھی اپنے نفس کی سرکشی منہ زوری اور جوش وغیرہ کو دین دھرم اور مذہب کی لگام سے صحیح طور پر قابو میں رکھنے اور کنٹرول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اس کا انجام اور اس کا حال بھی وہی ہوگا جو کہ ایک بے مالک بے ماسٹر اور بے لگام آزاد گھوڑے کا ہوتا ہے

خدا کی ہستی کا عقلی ثبوت

محترم بھائیو! اگر کوئی شخص ایک چھوٹی سی خوبصورت گھڑی ہمارے سامنے رکھ کر ہمیں بتائے کہ دیکھو اس گھڑی کے سب پرزے بغیر کسی کاریگر اور گھڑی ساز کی توجہ اور محنت کے خود بخود ہی محض اتفاقی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ اس ترتیب سے جڑ مل گئے کہ یہ ٹک ٹک کرتی ہوئی خوبصورت گھڑی تیار ہو گئی ہے تو ایسے شخص کو ہم سب یقیناً جھوٹا یا پاگل سمجھیں گے کیونکہ اس کی یہ بات قطعی طور پر ناممکن اور انہونی ہو گی پس اگر ایک معمولی سی گھڑی بغیر کسی گھڑی ساز کے محض اتفاقی طور پر خود بخود جڑ مل کر بن اور چل نہیں سکتی تو خدا اور مذہب کے منکرین اور دلچسپی نہ رکھنے والوں سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ یہ ساری کائنات عالم، یہ زمین یہ آسمان، یہ بلند پہاڑ، یہ دریا، ندیاں اور نالے، یہ خوبصورت میٹھے پانیوں کے چشمے جو فجی میں بہتے ہیں اور یہ وسیع اور بے وسعت سمندر، یہ نباتات و حیوانات، پرندے، چرند، یہ سورج، یہ چاند اور یہ دن اور رات کا نظام شمسی اور پھر ان سب سے بڑھ کر ان چیزوں کو استعمال میں لانے والا عقل و شعور کا مالک انسان بھلا یہ سارا کارخانۂ عالم بغیر کسی صانع اور خالق و مالک ہستی کے کیسے پیدا ہو کر بغیر کسی ادنیٰ نقص کے باقاعدہ چل رہا ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ سارا نظام شمسی اور یہ عجائبات قدرت بغیر کسی بلند و بالا طاقتور ہستی اور کنٹرولر یا ڈرائیور کے چل رہے ہوں۔

پس مذہب اور خدا کا انکار کرنا خواہ وہ اعتقادی انکار ہو یا عملی انکار ایک ایسی بات ہے جس کے خلاف انسانی فطرت اور نیچر بغاوت کرتی ہے بشرطیکہ عقل و انصاف اور غور و فکر سے صحیح طور پر کام لیا جائے اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی اور محض من مانی کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

پیدائش انسانی کی غرض و غایت

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں صرف مذہب ہی ہمیں بتاتا ہے کہ انسان کی پیدائش اور اس دنیا میں اس کے بھیجے جانے کی غرض و غایت کیا ہے اور کس مقصد کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ انسان اس دنیا میں بغیر کسی مقصد کے بے فائدہ محض کھیل کے طور پر پیدا کر دیا گیا ہو تاکہ وہ یہاں آکر کھائے پیئے سوئے جاگے دولت کمائے عیش کرنے کے بعد یا اس کے دوران یکدم ہمیشہ کے لئے ختم اور نیست و نابود کر دیا جائے ظاہر ہے کہ یہ تو نہ صرف کوئی معقول مقصدِ حیات نہیں کہلا سکتا بلکہ یہ محض ایک بیہودہ اور عبث کھیل کے مترادف ہوگا۔

پس مذہب ہی سے ہمیں اپنی زندگی کے حقیقی مقصد اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور وجود اور ہمارے اس کے ساتھ تعلق اور رشتہ کا اطمینان بخش طور پر پتہ چلتا ہے یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا اور اس میں انسان کو محض بے فائدہ نہیں بلکہ اسے اپنی صفات کے ظہور کے لئے اور اپنا مظہر بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ کہ میں اس عالم کے لئے گویا خوبیوں اور صفات حسنہ کا ایک مخفی خزانہ تھا چنانچہ میری صفات حسنہ نے ظہور کا تقاضا کیا تو میں نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ دنیا میں ایسے طور پر زندگی گذارے کہ اس کا وجود اس زمین پر محدود رنگ میں میری صفات کو اجاگر کرے اور وہ میری صفات میرے حسن میرے نور اور وجود کا ایک پرتو اور مظہر اور ایک قسم کا شیشہ بن جائے جس میں میرا جلوہ اور چہرہ نظر آسکے اور میری کامل اطاعت اور مجھ سے محبت کر کے وہ میرا حقیقی عبد اور ایسا فرمانبردار بندہ بنے کہ میں اسے ابدی زندگی اور اپنی ابدی نعمتوں سے مالا مال کر دوں۔

مادی اور روحانی نظام میں مشابہت

محترم دوستو! قانونِ قدرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں ہمارا خالق و مالک اور رحمان و رحیم خدا انسان کے لئے عام طور پر ہر مشکل کے بعد آسانی، بیماری کے بعد صحت و عافیت تنگی کے بعد کشادگی، مصیبت اور غمی کے بعد خوشی اور خشکی کے بعد تری کے سامان پیدا فرما دیتا ہے اسلام کی پاک آسمانی کتاب قرآن کریم میں رب العالمین خدا نے اپنے روحانی نظام کو اس دنیا کے مادی اور جسمانی نظام کے مشابہ اور دونوں کو ایک دوسرے کا مثیل قرار دیا ہے گویا مذہب اور سائنس یا بالفاظِ دیگر خدا تعالیٰ کے قول اور اس کے فعل میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور وہ کبھی بھی ایک دوسرے کے مخالف نہیں چلتے۔

مثلاً دیکھئے مادی اور جسمانی لحاظ سے خدا تعالیٰ کا یہ عام قانون ہے کہ جب کبھی دنیا کے کسی حصے میں یا مجموعی طور پر ساری دنیا میں انتہا درجہ کی خشک سالی ہو جاتی ہے یعنی آسمان سے برکھا اور بارش نہ برسنے کی وجہ سے ہماری یہ سرسبز و شاداب ہری بھری دھرتی کسی وقت خشک ہو جاتی اور اس کی کھیتیاں پودے درخت پھل پھول ندیاں نالے دریا پہاڑ میدان سب سوکھ جاتے ہیں تو خدا اپنے بندوں کی پکار سن کر ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی ضرورت کو پورا فرماتا اور آسمان سے ایسی موسلا دھار بارش برساتا ہے جس سے پیاسی اور مردہ زمین اور اس پر رہنے والی مخلوقات و نباتات سب اپنے اپنے حال میں پھر زندہ سرسبز و شاداب اور ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ پس اسی طرح جب دنیا روحانی طور پر خشک ہو جاتی ہے اور دنیا میں بسنے والے انسانوں کے دل اپنی ہی بھول سے اپنے آپ کو آسمانی پانی اور رحمتِ خداوندی سے محروم کر کے مردہ بنا لیتے ہیں تو ایسے وقت میں جس طرح بچہ کو روتے دیکھ کر ماں کی مامتا صبر نہیں کر سکتی اور اس کے پستانوں میں دودھ جوش مارنے لگتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی رحمت بھی جوش میں آکر آسمان سے اپنے ابدی نور و ہدایت کا روحانی اور نورانی پانی برساتی ہے۔ جس سے دنیا کے لوگوں کے مردہ دل سیراب ہو کر زندہ ہونے لگتے ہیں اور اپنے بھولے ہوئے خالق و مالک خدا کی پھر سے سچے طور پر عبادت اور بندگی کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح انسانی دلوں کا نئے سرے سے اس محبوب ابدی خدا سے رشتہ محبت جڑ جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ

پس میرے محترم بھائیو! مذاہب عالم کی تاریخ پر غور کرنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ جب بھی اس دنیا کو ضلالت و گمراہی فتنہ و فساد گناہ و پاپ، ظلم و استبداد، حرص و لالچ، جنگ و جدال، عداوت و منافرت اور دیگر ہر قسم کی بدیوں اور برائیوں نے گھیر لیا تو خدا تعالیٰ نے دنیا کے لوگوں کو ہدایت پر لانے اور ان کی راہنمائی کے لئے اپنی طرف سے اپنا کوئی پیارا اور برگزیدہ بندہ کوئی مصلح پیغمبر رسول، نبی، رشی اور ریفارمر بھیجتا رہا

ظلمتوں اور گمراہی میں ڈوبی ہوئی دنیا کو اپنے نورِ ہدایت سے یکسر منور اور پاک فرما دیا۔

خدا تعالیٰ کی یہ سنت اور یہ قانون اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اس دنیا میں ہمیشہ جاری رہا ہے اور جاری رہے گا۔ دنیا میں ہزاروں نبی، رسول، اوتار، رشی، پیغمبر، اولیاء، مجدد دین، خلفاء اور امام آتے رہے ہیں اور حسب ضرورت اب بھی آتے رہیں گے خدا کے اس قانونِ رحمت میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ گویا جب تک دنیا کے لوگ روحانی طور پر بیمار ہوتے رہیں گے جب تک وہ روحانی بیماریوں۔ آفتوں۔ برائیوں، گناہوں اور بدیوں کا غیر معمولی طور پر شکار ہوتے رہیں گے تب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے ضرور روحانی ڈاکٹر، روحانی طبیب و حکیم یعنی انبیاء و رسل اور اولیاء اور اوتاروں کے دنیا میں آنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت و شفقت اور اپنی مخلوق کے لئے اس کی محبت و غیرت یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے بندے روحانی طور پر بیمار تو ہوں مگر دنیا میں ان کے علاج کا سامان اور ڈاکٹر و طبیب مہیا نہ کئے جائیں کیونکہ اس طرح خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) ظالم اور بے انصاف ٹھہریگا اور رب العالمین ثابت نہیں ہوگا۔

اس زمانہ کی ناگفتہ بہ حالت

پس یہ نہیں ہو سکتا کہ گذشتہ ہزاروں سالوں کے عرصہ میں تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ اپنے ہادی و رہنما بھیجتا رہا ہے اور اسے دنیا کی ہدایت اور بہبودی کا پورا خیال رہا ہے مگر اب آج جبکہ دنیا میں مسلّم طور پر اس قدر گمراہی۔ ضلالت۔ گناہ اور لامذہبیت۔ فتنے، لڑائیاں اور ہر قسم کی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ جب سے اس دنیا نے جنم لیا ہے اس کثرت سے انسانیت کے کسی دور میں بھی نہیں پھیلیں۔ وہ اپنی اس سنت کو بھول گیا اور اس زمانہ میں اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اس کی رحمت جوش میں نہ آئی۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اب اس نے انسانوں کیلئے اپنے نبیوں، ہادیوں اور رشیوں کے بھیجنے کا سلسلہ قیامت تک قطعی طور پر بند کر دیا ہے اگر خدا کی رحمت و محبت اور اس کی پیاری کلام اور وحی والہام کا دروازہ پہلے کھلا تھا تو اب بھی کھلا ہونا چاہیئے اور کھلا ہے اگر خدا تعالیٰ آج سے سینکڑوں سال پہلے اپنے بندوں سے کلام کرتا۔ ان کی باتیں سنتا اور جواب دیتا تھا تو اب اس زمانہ میں وہ (نعوذ باللہ) گونگا یا بہرہ نہیں ہو گیا وہ اب بھی سنتا۔ بولتا۔ دعاؤں کا جواب دیتا اور اپنی وحی والہام سے انسان کو مشرف کرتا ہے۔ اور اس کی رحمت اس کے نور اس کے فیض اس کے پیار و محبت اس کی ہمدردی اور مدد و نصرت حاصل کرنے کا راستہ اب بھی ویسے ہی کھلا ہے جیسے کہ پہلے کھلا تھا بشرطیکہ ہم اس سے پیار کی باتیں کرنے اور اس کا الہام پانے کا اپنے آپ کو اہل ثابت کریں اور اس کے مطیع اور فرمانبردار بندے بن کر اس کی اس دھرتی پر زندگی گذاریں۔

ضرورتِ مصلح

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہمارے اس موجودہ زمانہ اور صدی کے لوگوں کی دینی اور اخلاقی حالت دنیا کے کونے کونے میں ایسی ہوگئی ہے کہ اگر پہلے زمانوں میں اس وجہ سے کبھی کسی نبی اور کسی روحانی رہنما کے آنے کی ضرورت پڑی تھی تو اس زمانے میں اس سے سینکڑوں گنے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اس زمانے کے لوگوں کی گمراہی، گنہگاری اور بے دینی حد سے گذر چکی ہے اور آج کی دنیا کے لوگ خدا کی رحمت کے آسمانی پانی کے انتہا درجہ محتاج اور پیاسے ہیں۔

آج دنیا کی ہر قوم زبانِ حال سے پکار پکار کر خدا سے فریاد کر رہی ہے کہ انسانی نسل کو اب ایک وحدہٗ لاشریک زندہ خدا اور ایک عالمگیر مذہب۔ ایک شریعت۔ ایک رسول اور ایک کلمہ پر جمع کیا جانا چاہیئے تاکہ سب قومیں ایک خاندان کی طرح پیار و محبت اور امن و شانتی سے زندگی بسر کریں۔

امام الزمان کا ظہور

سو میرے محترم بھائیو میں آپ کو بشارت دیتا ہوں اور یہ خوش کن خبر آپ میں سے ہر ایک تک پہنچاتا ہوں کہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے نسل انسانی پر رحم کرتے ہوئے اپنے ایک پیارے بندے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو قادیان کی مقدس بستی میں اپنا مامور بنا کر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل کی حیثیت سے اسلام کی اشاعت کیلئے مبعوث فرمایا ہے

خدا تعالیٰ نے اپنے وجود اور اپنی ہستی کے ثبوت اور دین اسلام اور اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ایسے ایسے ظاہر و باہر عجیب اور خارق عادت معجزات و نشانات ہزاروں کی تعداد میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں جنہیں ہر کسوٹی اور ہر طریقہ سے پرکھا جا سکتا ہے۔

تمام مذاہب کی پیشگوئیوں کا مظہر

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے تمام دنیا کی قوموں کو متنبہ کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کی آمد کی خبر انجیل میں مسیح ابن مریمؑ نے دی ہے میں وہی ہوں جس کے آخری زمانے میں ظہور کی پیشگوئی دانیال نبی نے بائیبل میں کی تھی۔ میں وہ مہدی اور امام الزمان ہوں جس کی چودھویں صدی میں بعثت کی بشارت حضرت آقائے نامدار سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں دی ہے۔

غرضیکہ مجھے حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ہر قوم میں پھیلانے کے لئے خدا نے مامور کیا ہے اور میں دنیا کی سب قوموں کو ایک خدا۔ ایک دین۔ ایک رسولؐ اور ایک شریعت قرآن کریم پر جمع کرنے کیلئے اور تمام بنی نوع انسان کو صلح و امن اور شانتی کی تعلیم دینے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ حضورؑ اپنی کتاب الوصیت میں مزید فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد (اسلام) پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

پس میرے محترم بھائیو! آپ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اس دعویٰ کی سچائی اور صداقت کو سچے دل سے اور انصاف کی نظر سے پرکھیں اور غور و فکر کریں آپ کی کتابیں پڑھیں اور سوچیں سمجھیں اور دعائیں کریں تا حق ہم پر واضح ہو جائے۔ آیئے ہم اپنی اور اپنے ہم وطن بھائیوں کی دینی اور اخلاقی حالت بہتر بنا کر اس دنیا کو محبت اور امن و شانتی کا گہوارہ اور جنت کا نمونہ بنا دیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب اہل دنیا کو اور خاص طور پر جزائر فجی کے باشندوں کو خدا کا سچا مذہب اسلام قبول کرنے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے اور حضرت امام الزمانؑ کی جماعت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے برادر اصغر کی وفات

(مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ربوہ)

میرے چھوٹے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب ۷۲ سال کی عمر میں ۱۶ مئی ۱۹۷۱ء بروز اتوار مجھے داغِ مفارقت دے کر دنیا سے چل بسے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم چند سال عمر میں مجھ سے چھوٹے تھے۔ مجھے ان کی وفات کا بے حد صدمہ ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی مشیت پوری ہو کر رہتی ہے اور ہم اس کی رضا پر راضی ہیں مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ بڑا لڑکا نیشنل بنک آف پاکستان لائل پور میں ملازم ہے۔

مرحوم نے قریباً ساری عمر غربت میں بسر کی اور بڑے صبر سے زندگی کے دن گزارے۔ اب چند سال سے اپنے بیٹے کے ملازم ہونے پر اُن کو قدرے آسودگی نصیب ہوئی تھی۔

میں نے ۱۹۱۳ء میں احمدیت قبول کی اور ۱۹۱۹ء میں قادیان چلا آیا۔ بھائی عبدالرشید ۱۹۳۰ء میں قادیان آئے اور قادیان کی روحانی فضا سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ ۱۹۲۳ء میں جب شدھی کی تحریک شروع ہوئی تو مرحوم بھی میرے ساتھ میدان ارتداد میں تبلیغ کے لئے گئے اور دو سال مسلسل وہاں بڑی تکلیفیں اٹھا کر کام کرتے رہے۔ ایک سالم گاؤں کو اپنی انتھک کوششوں سے شدھ ہونے سے بچا لیا۔

باقی مجاہدین کے ساتھ مرحوم نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

مرحوم بڑے صابر، شاکر اور دیندار تھے۔ تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ گوجرانوالہ میں رہنے کے بعد قریباً ۲۰ برس گوکھووال متصل لائل پور میں مقیم رہے۔ جماعت احمدیہ گوکھووال کے افراد نے میرے بھائی سے ہمیشہ ہمدردی کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے گوکھووال کے احباب نے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے سلسلے میں بھی قابل قدر ہمدردی دکھائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے مرحوم بھائی پر راضی ہو جائے اور اسے اپنی محبت کی جنت میں جگہ دے۔ اب میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔ احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر کرے۔

اس سے پہلے میرا جوان بیٹا عزیز یونس احمد اسلم درویش قادیان مجھے داغ جدائی دے چکا ہے۔ اس کا صدمہ ابھی بھولا نہیں تھا کہ یہ دوسرا صدمہ بھائی کی وفات کا بھی سر پر آ پڑا بہر حال بالآخر ہم سب نے ہی باری باری اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہونا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ۔

درخواستِ دعا چوہدری نتھے محمد صاحب جماعت احمدیہ دلاور چیمہ چند ماہ سے بیمار ہیں اور ڈسکہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ)

عزمِ محمود

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تقریر مورخہ ۲۶ ؍اخاء ۱۳۲۶ ہش (بمطابق ۱۹۴۶ء) میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

۱۔ ” میری سکیم ۵۰ ہزار مساجد بنانے کی ہے۔ گویا ایک کروڑ روپیہ کی صرف غیر ملکی مساجد کے لئے ضرورت ہے۔“

(۲)

” پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے۔ اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ ... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔“

ہماری جماعت کے جملہ افراد (مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں) کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے اس پاکیزہ عزم کو پورا کرنے کے لئے ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ تاکہ تمام دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضورؓ کے اس عزمِ پاک کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ہائے سیرت النبی کا انعقاد

مورخہ ۸ ؍مئی ۱۹۷۱ء کو یوم سیرت النبیؐ کے موقع پر جماعت ہائے احمدیہ میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کئے گئے ان جلسوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ساری رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں کی جا سکتیں صرف چند رپورٹیں ہو سکی ہیں۔ اس وقت تک کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل جماعتوں میں بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اجلاس منعقد کئے گئے۔

ادرحمہ ضلع سرگودھا۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ اوکاڑہ۔ ایبٹ آباد۔ باغبانپورہ لاہور۔ باندھی (سندھ) بدین (سندھ) بہاولپور۔ بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ۔ پشاور شہر۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ جہلم شہر۔ چک ۱۵ ڈی۔ب ضلع میانوالی۔ چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر۔ چکوال۔ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ چیچہ وطنی۔ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ حیدرآباد۔ خانیوال۔ خوشاب۔ دنیا پور ضلع ملتان ڈسکہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ سانگلہ ہل۔ ساہیوال۔ سیالکوٹ شہر۔ شادیوال ضلع گجرات۔ شالامار ٹاؤن۔ قاضی احمد ضلع نوابشاہ۔ قمرآباد (سندھ) علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ شہر۔ لائلپور۔ لالہ موسیٰ۔ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ ایبٹ آباد۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی۔ لجنہ اماء اللہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ ملتان۔ لجنہ اماء اللہ نوشہرہ چھاؤنی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور محمود آباد ضلع جہلم۔ مغلپورہ۔ ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ منگلا ڈیم۔ موسےوالا ضلع سیالکوٹ۔ مونگ ضلع گجرات۔ میانوالی شہر۔ میرپور آزاد کشمیر۔ نبی سرروڈ سندھ۔ نصیرآباد ضلع لاڑکانہ ننکانہ صاحب۔ نواں کوٹ چک ۷۹/ر۔ب ضلع شیخوپورہ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ واہ چھاؤنی۔

موصی احباب متوجہ ہوں

موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں جن احباب کو فارم اصل آمد مل چکے ہوں۔ براہ کرم وہ جلد از جلد فارم پر کرکے ارسال فرمائیں۔

اسی طرح صدر صاحبان موصیان و سیکرٹری صاحبان مال اس امر کی تسلی فرمالیں کہ جماعت کے تمام موصی حضرات کو فارم اصل آمد مل چکے ہیں اور ان کے فارم پر ہو کر مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔

نیز قاعدہ نمبر ۶۷ء کے مطابق ہر موصی کا فرض ہے کہ وہ اپنی جائداد میں کمی بیشی کی اطلاع ساتھ ساتھ دیتے رہیں۔ اس غرض کے لئے فارم اصل آمد میں ایک جائداد کا خانہ بھی رکھا گیا ہے۔ فارم اصل آمد پُر کرتے وقت کمی بیشی جائداد کا خانہ بھی ضرور پُر فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہفتہ ”وقف عارضی“

مورخہ ۲۳ ؍ تا ۲۹ ؍ شہادت ۱۳۵۰ ہش مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے شعبہ تربیت کے تحت ہفتہ وقف عارضی منایا گیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس ہفتہ کو کامیاب کرنے کے لئے ۹۰ کی تعداد میں ایک سرکلر شائع کیا گیا جس میں حلقہ جات میں ناظمین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ تاکہ وہ حلقہ میں ہر زعیم کے ساتھ مل کر کام کرے۔ اور جہاں مشکل پیش آئے وہاں ان کی مدد کی جائے۔

اس کے علاوہ احمدیہ ہال کے ۱۲ ستونوں پر وقف عارضی کی اہمیت اور برکات پر ۱۲ پوسٹر بڑے اور موٹے کاغذ پہ موٹی قلم سے خوش خط اور خوشنما تحریر کرکے لگائے گئے تاکہ جمعہ کے روز تمام احباب پہ اس کی اہمیت واضح ہو سکے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں حصہ لے سکیں۔

مورخہ ۲۵ ؍۵ ؍۷۱ بروز اتوار مجلس انصار اللہ علاقہ مارٹن روڈ کے سالانہ اجتماع (تربیتی) میں اس دن خدام کے اجلاس عام کا بھی پروگرام تھا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مجلس کی درخواست پر خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا ”تحریک وقف عارضی اور اس کی اہمیت و برکات“ آپ نے متعدد مثالیں دے کر وقف عارضی کی تحریک کی برکات اور اہمیت کو نہایت احسن رنگ میں بیان فرمایا اور تمام احباب (خدام۔ انصار۔ لجنہ) سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اسی موقع پر ۳۰ ؍ افراد نے وقف عارضی کے فارم پر کرکے مجلس کو دیئے جس میں مکرم امیر صاحب کراچی اور مربیان سلسلہ کراچی بھی شامل ہیں۔

شاندار نتائج

یہ ہفتہ بفضل اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ اور ۲۶۵ احباب نے وقف عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرکے فارم پُر کئے۔ ۲۱۷ خدام ہیں اور باقی انصار ۲۳ اور ۲۵ ممبرات لجنہ نے شمولیت کی۔ اس طرح یہ ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ عہدیداران مجلس نے اپنی پوری کوشش سے اس ہفتہ وقف عارضی کو کامیاب بنایا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعمیر ہال اور خدام کا فرض

مجالس کے ذمہ سال رواں کے بجٹ کے چھٹے حصے کے برابر چندہ تعمیر ہال لگایا گیا ہے سال رواں کا ساتواں مہینہ قریب الاختتام ہے۔ لیکن مجالس نے اس طرف بہت ہی کم توجہ دی ہے اور متعدد مجالس بقایا دار ہیں۔

قائدین اضلاع و قائدین مقامی کوشش فرمائیں اور چندہ تعمیر ہال سو فیصدی وصول کرکے جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (مہتمم مال)

وقفِ جدید میں شامل ہو کر اسلام کی بنیاد کو مضبوط بنائیں

اس وقت وقف جدید کو ایسے معاونین کی ضرورت ہے۔ جو کم سے کم از کم شرکت کرکے مستقل ثواب حاصل کریں۔ اگر ہر گھر کا ہر فرد مستقل طور پہ وقف جدید میں شامل ہو جائے۔ تو ہر گھر ہی مستقل طور پہ احمدیت اور اسلام کی بنیاد مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جائیں گی۔

وقف جدید کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے اور چھ روپے سالانہ کی رقم اتنی معمولی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی برکتوں کے پیش نظر اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ پس آئیے ہم اسلام اور احمدیت کو مضبوط ترین بنیادوں پر قائم و مستحکم کریں۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مکرم مولوی عبدالستار صاحب آف کرونڈی جو کہ سلسلہ کے ساتھ والہانہ محبت رکھنے والے بزرگ ہیں کافی عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار چلے آرہے ہیں اور اب بیماری زیادہ زور کرتی جا رہی ہے آپ اپنے خاندان کا واحد سہارا ہیں بچے ابھی چھوٹے ہیں بیماری کی وجہ سے مالی مشکلات بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (نذیر احمد ڈھوڈی قائد علاقائی خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن)

ہوالشافی
ایک کیپسول سے آرام چار سے شفا
بواسیر کے لئے PILES CURE
دمہ کے لئے ASTHMA CURE
دردوں کے لئے PAINS CURE
آزمائشی کیپسول -/۱ مکمل کورس -/۱۰
پیش کردہ: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گوجرانوالہ

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس ۲۰ روپے۔ تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق۔ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ہر شخص اور ہر قوم کا کوئی نہ کوئی مطمح نظر ہوتا ہے جو ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے

امت محمدیہ کا مطمح نظر اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر فرمایا ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شخص کا کوئی نہ کوئی مطمح نظر ہوتا ہے جو ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور اسے پورا کرنے کے لئے وہ اپنی تمام مساعی صرف کر دیتا ہے۔ کبھی وہ تجارت میں ترقی اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ کبھی زراعت میں ترقی اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے کبھی سیاسی لحاظ سے اقتدار کا حصول وہ اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ کبھی سائنس میں ترقی کو اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ کبھی بیواؤں اور یتامیٰ اور مساکین کی خدمت کو وہ اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ کبھی دین اور مذہب کی اشاعت کو اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ غرض ہر شخص کسی نہ کسی مطمح نظر کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور اس کے حصول کے لئے وہ ہر قسم کی قربانیوں اور جدوجہد سے کام لیتا ہے۔ نکمّے سے نکمّے انسان کو بھی دیکھ لو تو معلوم ہوگا کہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتا رہتا ہے کیونکہ فراغت انسانی فطرت میں داخل ہی نہیں یہی حال اقوام کا ہے۔ ہر قوم نے اپنا کوئی مقصد قرار دیا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔ پس جب ہر انسان دنیا میں کچھ نہ کچھ ضرور کرتا ہے اور کسی نہ کسی امر کے متعلق اُسے شغف ہوتا ہے تو تمہارا بھی ایک مطمح نظر ہونا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ تشتّت قومی کے ماتحت کوئی کسی مقصد کو اپنے سامنے رکھ لے اور کوئی کسی مقصد کو۔ مُوَلِّيهَا میں مفعول کو حذف کر دیا گیا ہے اور اصل عبارت اس طرح ہے کہ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا وَجْهَهُ یعنی ہر شخص کی کوئی نہ کوئی جہت ہوتی ہے۔ یا ہر شخص کا کوئی نہ کوئی نصب العین ہوتا ہے جس پر وہ اپنی تمام تر توجہات کو مرکوز کر دیتا ہے۔ اور جسے زندگی بھر اپنے سامنے رکھتا ہے اور پورے انہماک اور توجہ سے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر لوگ تو اپنے مقاصد اپنے لئے خود تجویز کرتے ہیں لیکن ہم اُمّتِ محمدیہ پر رحم کرتے ہوئے خود ہی ایک بلند ترین مطمح نظر اس کے سامنے رکھتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں۔ کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ تمہارا مطمح نظر یہ ہونا چاہیئے کہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اس جگہ نیکیوں میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کی تحریک فرما کر اللہ تعالیٰ نے قومی ترقی کا ایک عجیب گُر بتایا ہے۔ جسے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بالعموم مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو نیکیوں میں حصہ لینے کی نصیحت کی جائے یا کسی نیک کام کی ترغیب دلائی جائے تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ بس غریبوں پر ہی سارا زور ڈالا جاتا ہے امیروں کو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ حالانکہ اگر کوئی بڑا ہے اور وہ نیکیوں میں حصہ نہیں لیتا تو وہ اس کی مثال اپنے سامنے کیوں رکھتے ہیں۔ انہیں تو اچھے نمونے کی اقتداء کرنی چاہیئے اور امارت اور غربت پر نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ نیکی اور تقویٰ کس میں پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غریب میں نیکی پائی جاتی ہے تو وہ اس امیر کے مقابلہ میں جس کے اندر تقویٰ نہیں خدا تعالیٰ کے حضور لاکھوں گنا زیادہ بہتر ہے ...... بجائے اس کے کہ انسان اعتراض کرے اور کہے کہ فلاں سے یہ کام کیوں نہیں کروایا جاتا۔ اُسے چاہیئے کہ خود اس میں حصہ لے اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ غرض دُنیا میں ہر شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے ......

فرماتا ہے کہ جب کوئی نہ کوئی مقصد ہر انسان کے سامنے ہوتا ہے تو پھر تم وہ بات کیوں نہ کرو جس میں سب اچھی باتیں آ جائیں۔ تمہیں یہ تہیّہ کر لینا چاہیئے کہ کوئی خوبی ایسی نہ ہو جس میں دوسرا ہم سے آگے نکل جائے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۳-۲۵۴)

ملازمہ کی ضرورت

ہمیں گھریلو کام کرنے کے لئے ایک ملازمہ کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل پتے پر خط و کتابت کریں یا خود آ کر ملیں۔

بیگم مرزا رشید احمد صاحب
کینال بنک ۳۰۔ الیف۔ سی۔ بی گلبرگ
متصل علی روڈ سٹریٹ ۲۱ ۔ [illegible]
(فون نمبر ۸۰۲۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ اہلیہ صاحبہ مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میری رفیقہ حیات محترمہ رشیدہ بیگم چار ماہ کی لمبی علالت کے بعد راولپنڈی میں بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۷۱ء بوقت ۱۱ بجے دن بقضاء الٰہی وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن نماز عشاء کے بعد مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ان کا جنازہ پڑھا۔ جس میں مقامی احباب شامل ہوئے۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ دوسرے دن مورخہ ۱۹/۵/۷۱ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں کثیر احباب کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بڑی نیک اور عبادت گذار خاتون تھیں۔ التزام کے ساتھ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتیں۔ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ صدقہ و خیرات کی دلدادہ تھیں غرباء پروری ان کا شیوہ تھا۔ حاجتمندوں کی مخفی طور پر امداد کرتیں۔ اپنی اولاد کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کی جدوجہد کرتیں۔ میں چونکہ اپنے تبلیغی و تربیتی فرائض کی وجہ سے اکثر دورے پر رہتا تھا۔ اس لئے مرحومہ گھر سے متعلق میرے کاموں کا بوجھ بھی خود اٹھاتیں۔ اپنے پیچھے تین بیٹے پانچ بیٹیاں چار پوتے۔ ایک نواسہ اور دو نواسیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی والدہ مکرمہ بھی زندہ ہیں۔ مرحومہ کے بہن بھائیوں نے بیماری کے ایام میں ان کی خدمت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ اور احباب کرام نے تعزیت کے پیغامات بھجوائے۔ اور اپنی دعاؤں سے ہمیں نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ میں اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے اور بزرگان سلسلہ سے اور احباب کرام سے دردمندانہ التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے میرے بچوں کے لئے۔ مرحومہ کی ضعیف العمر والدہ اور بہن بھائیوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] ناصر ہو ہمیں صبر جمیل دے اور ان کے نیک نمونہ کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو [illegible] کے اعلیٰ مقام میں رکھے۔ آمین

خاکسار غمزدہ
چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ مکان [illegible]
کریم پورہ۔ ایبٹ آباد

اکنافِ عالم میں تبلیغ کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم تک اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں .... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ ...... یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۴۵ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دُعا

میرے چچا مکرم مولوی صدر الدین احمد صاحب کھوکھر کا کراچی میں اپریشن ہوا تھا۔ جو کامیاب رہا۔ اب عام طبیعت ٹھیک ہے صرف کمزوری باقی ہے۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرماویں۔ مولا کریم ان کو جلد از جلد صحتیاب کرے آمین۔

(عبد الحفیظ کھوکھر۔ ربوہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
185/A ڈہاٹا ہاؤس مظفر گڑھ